السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دو بھائی ایک خورد ایک کلاں خورد بھائی کے اپنی عورت کو نا اتفاقی کے سبب طلاق دی اپنے بڑے بھائی کے سامنے بڑے بھائی نے کہا میں اس عورت کو رکھ لوں گا خورد بھائی نے اور جتنے لوگ وہاں پر حاضر تھے۔ سب نے کہا اچھا رکھ لو۔ بڑے بھائی نے رکھ لی جس روز سے بڑے نے رکھی۔ اسی روز سے اس عورت سے ملاپ کرتا چلا آیا ہے۔ عدت بھی پوری نہیں کی عورت کو حمل رہ گیا اب عدت کے پورے ہونے پر دو مہینے کا عورت کو حمل ہے۔ اور بڑے بھائی نے اسی حمل والی عورت سے نکاح کرلیا ہے۔ اور نکاح ہونے پر معلوم ہوا کہ عورت حمل سے ہے۔ عدت کے اندر وہ ملاپ کرتا رہا ہے۔ اور اب حمل والی عورت سے نکاح بھی کرلیا ہے۔ حمل اسی شخص کا ہے ایسی صورت میں نکاح جائز ہوا یا باطل؟ اگر جائز ہو تو اس ملاپ کا گناہ اس پر ہوا یا نہیں؟ اور اگر نکاح باطل ہو تو ایسے شخص کو کونسی سزا ہونی چاہیے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مرقومہ میں شرعی طور پر حمل پہلے خاوند کا سمجھا جائے گا۔ الولد للفراس وللعاہر الحجر اس لئے عورت مذکورہ کی عدت وضع حمل تک ہے۔ اس سے پہلے جو نکاح ہوا ہے۔ یہ ناجائز ہے۔ بعد وضع حمل مکرر نکاح کرائیں گے تو جائز ہوگا۔ ناجائز ملاپ کرنے میں بڑے بھائی پر سخت گناہ عائد ہوگا۔ جس کی سزا سنگساری ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 309

محدث فتویٰ